



السلام عليكم ورحمة الله وبركاته

ہندو جو عرصہ مرض وقیع میں مبتلا ہی رمذان شریف کا زمانہ آیا تو اس نے بمشکل تمام روزہ رکھا جس سے یہ معلوم ہو کہ وہ کسی طرح روزہ نہیں رکھ سکتی اس لئے بتیہ ایامِ رمضان میں اس نے افطار کیا اور مرض روزہ روزہ بڑھتا گیا حتیٰ کہ اولیٰ صفر میں ہے ہاتھی؟

الجواب بعون الوهاب بشرط صحة السؤال

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

الحمد لله، والصلوة والسلام على رسول الله، أما بعد

() ملینہ کے روزے جو حکومت کے ہیں اس کے عوض میں اولیاً کو روزہ پانچ سو دینا ضروری نہیں ہے۔ وَمَنْ كَانَ مِرْيَاً أَوْ عَلَىٰ سُخْرَفَةً ثُمَّ مِنْ لَيَامٍ (سورہ البقرہ: 185)

یعنی مرض پر منشان کاروونہ ضروری نہیں ہے۔ بلکہ جب مرض سے لبھا ہو جائے تو قضا واجب ہے (بایہ 401)، وافات المرض اوسا فروہما علی حالہ ام یعنی ملتمعاً القضا لانہ ام یہ رکا من ایام آخر عین العسید 36/7 میں ہے: واقفہ اہل العلم علی آنہ إذا آفتری المرض والسفر ثم لم یفرط في القضا حتى مات فائز لاشی عليه والواجب الاطعام عنه منياع الطالبين للنحوی میں ہے من فاتر شئی من رمضان فمات قبل امکان القضا فلابد کل علیہ ولا ثم شرخ منياع 1/437 میں ہے تلا بالضییر والباقي القضا

بچوں کے مریضہ نے زمانہ صحت یا قدرست علی الصائم نہیں پایا لہذا اس کے ذمہ قضا واجب نہیں ہوئی خود مریضہ پر واجب نہیں تو دوسروں پر کیسے واجب ہوگی؟ ملاحظہ ہوا الراجح الوباج شرح مسلم 325/1 و نووی شرح مسلم 31/8 و سنن کریمی 252/4 و سنن ابن ماجہ و کتاب الامال الشافعی 285/4 اور الشرح الکبیر علی متن المقتضی (81/1) میں سے

من نات وغنية صيام من رمضان، لم يخل من غالين: أحدهما، أن يكون قبيل إمكان الصيام، لا يضيق الوقت، أولئك من مرض أو سفر، أو غير عن الشعور، فإذا أشيء عالي في قول آثار أهل العلم، وكل عن طاوس وتقادق أملاقاً: بحسب الأطعام عشرة: اللذ صوم واجت سقط على لفخر عذر، فوبي الأطعام عن، كاشن لهم إذا ترك الصيام، لغيره عشرة.

وَنَاتِيَّةٌ حَتَّى لِلْتَّقَاعِ وَجَهَتِ الْمُشْرِقِ، بَاتَ مِنْ مَعْبُوتِ عَلَيْهِ تَكْبِلَ اِعْنَانِ فَلَدْ، فَفَتَّقَهُ اِلَى غَمْرَهِ، كَانِجَهُ وَفَنَارِقَ اِلَيْهِ اَنْهَرْمَ؛ فَأَعْنَوْكَزَرْهُ تَبَدَّأَ الْوُجُوبَ عَلَيْهِ، بِخَلَافِ الْأَئِمَّةِ

(٣) شهادتين مكداة في المغتصب على مختصر الحجج لموافق الدين، ابن قاسم (٤/٣٩٨) وقال الخطابي في معالم السنن (٣/٣٨٠)

وانتهت عامته أهل العلم على أن إذا أظهر في المرض أو السفر ثم لم يضرط في القضاء حتى مات فإنه لا شيء عليه ولا سبب للإطعام عنه غير قيادة فإنه قال يطعم وقال في شرح حديث عائشة: مات وعليه صيام صام عنه ولية تقت: بهذا فمن فرض

هذه المعايير والثواب علم بالصواب

فتاویٰ شیخ الحدیث مسار کبوتری

كتاب الصيام - جلد نمبر 2

صفحہ نمبر 142

محمد شفیعی